بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ | سوموار ۱۹ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ ہجری ۴ شہادت ۱۳۶۲ھ ۴ اپریل ۱۹۸۳ء | نمبر ۷۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی چونسٹھویں مجلس مشاورت کے دوسرے روز کی کارروائی

سب کمیٹی نظارت علیا و اصلاح وارشاد کی سفارشات پر تفصیلی غور و فکر

(قسط نمبر 2)

ربوہ: ۳ شہادت / اپریل۔ جماعت احمدیہ کی ۶۴ ویں مجلس مشاورت کے دوسرے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نو بجکر پانچ منٹ پر ایوان محمود میں تشریف لائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لئیق احمد طاہر صاحب نے کی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

دوسرے روز کی کارروائی کا آغاز تعمیل فیصلہ جات سال گزشتہ کی رپورٹ پیش کرنے سے ہوا۔ مکرم ناظر صاحب بیت المال خرچ۔ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد اور سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز نے مجلس مشاورت سال گزشتہ کے فیصلوں کی تعمیل کی رپورٹیں پیش کیں۔ بعد ازاں مجلس مشاورت کے سیکرٹری مکرم میجر حمید احمد کلیم صاحب نے اضافہ جات بجٹ دوران سال پیش کیے اس کے بعد جماعتوں کی طرف سے موصولہ تجاویز پڑھ کر سنائی گئیں جنہیں حسب قواعد مجلس مشاورت کے ایجنڈے میں شامل نہیں کیا جا سکا تھا۔ ان تجاویز کو رد کرنے کی وجوہات بھی سیکرٹری صاحب مجلس مشاورت نے بیان کیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صوبہ پنجاب و امیر ضلع سرگودھا محترم مرزا عبدالحق صاحب کو کارروائی جاری رکھنے میں حضور کی معاونت کرنے کے لیے طلب فرمایا۔ چنانچہ پہلی سب کمیٹی کی رپورٹ پر بحث کے دوران محترم مرزا عبدالحق صاحب کو حضور کے پہلو میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

سب کمیٹیوں کی رپورٹوں میں سب سے پہلے نظارت علیا اور نظارت اصلاح وارشاد سے متعلق ایجنڈے کی تجاویز نمبر ۱، نمبر ۲ اور نمبر ۵ پر مشتمل سب کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی۔ اس سب کمیٹی کے صدر امیر صاحب ضلع اسلام آباد مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب تھے۔ انہوں نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ایجنڈے کی تجویز نمبر ۱ مندرجہ ذیل تھی۔

"قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر ۳۰۸ کی موجودہ عبارت اس طرح ہے کہ، "جس حلقہ / امارت میں ۴۰ سے ۱۰۰ تک چندہ دہندگان ہوں وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبران کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبران کے جن کا ذکر قاعدہ نمبر ۳۰ میں ہے) گیارہ ہوگی۔ اس کے بعد ہر پچیس یا پچاس کی کسر کے لیے ایک۔"

جماعت احمدیہ اسلام آباد تجویز کرتی ہے کہ ترمیم کرنے کے بعد اس قاعدہ کو اس صورت میں تبدیل کر دیا جائے، "جس حلقہ / امارت میں ۴۰ سے ۱۰۰ تک چندہ دہندگان ہوں وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبران کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبران کے جن کا ذکر قاعدہ نمبر ۳۰ میں ہے) پچیس ہوگی۔ اس کے بعد ہر پچاس یا پچاس کی کسر کے لیے دس۔"

سب کمیٹی نے یہ تجویز رد کر دینے کی سفارش کی۔ مجلس مشاورت میں اس تجویز پر کوئی بحث نہیں ہوئی۔ رائے شماری کروائی گئی تو مجلس مشاورت نے یہ تجویز بالاتفاق مسترد کرنے کی سفارش حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی۔

ایجنڈے کی دوسری تجویز مندرجہ ذیل تھی:

"امیر ضلع اپنی ضلعی مجلس عاملہ کے لئے موزوں افراد کے نام تجویز کرے اور شعبہ جات کی تفصیل کے ساتھ ان کی منظوری نظامت علیا سے حاصل کرے۔"

سب کمیٹی نے اتفاق رائے سے اس تجویز کو منظور کرنے کی سفارش کی۔ اس تجویز پر جن اصحاب نے اپنی آراء کا اظہار کیا ان میں مکرم عبدالغفار ڈار صاحب راولپنڈی، مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا، مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر ضلع لاہور، مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب، مکرم ملک منور احمد صاحب، مکرم مقبول اعظم خان صاحب (سیالکوٹ)، مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر راولپنڈی شہر، مکرم احتجاج علی زبیری صاحب اٹک اور مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب شامل ہیں۔ اس کے بعد رائے شماری کروائی گئی تو مشاورت کے نمائندگان نے سب کمیٹی کی سفارش کو منظور کئے جانے کا مشورہ دیا۔

اس سب کمیٹی کی تیسری تجویز پر سفارشات پیش ہونے سے قبل حضور نے فرمایا۔ مجلس مشاورت میں عورتوں کو بھی اپنی رائے بیان کرنے کی اجازت ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ نے عورتوں کی نمائندگی کے مسئلے پر حضرت مصلح موعود کے وقت میں ۱۹۲۹ء میں ہونے والی زبردست بحث کا حوالہ دیا اور بتایا کہ یہ طریق خلاف اسلام یا خلاف شرع نہیں ہے حضرت مصلح موعود نے اگرچہ اس وقت فیصلہ یہی فرمایا کہ سابقہ طریق پر عمل جاری رہے گا اور سرد ست خواتین بحث میں حصہ نہیں لیں گی۔ لیکن یہ واضح فرما دیا کہ پردہ کے پیچھے عورتوں کا بولنا خلاف شرع نہیں ہے چنانچہ اس مجلس مشاورت میں حضرت مصلح موعود نے ارشاد فرمایا کہ صرف یہ واضح کرنے کے لئے کہ یہ خلاف شرع نہیں ہے عورتیں بھی مشورہ پیش کریں۔ اور اس پر بار بار اصرار فرمایا چنانچہ حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر پہلی تاریخی عورت جنہوں نے ۱۹۲۹ء کی مجلس مشاورت میں چند منٹ کے لئے خلیفۂ وقت کے سامنے مشورہ پیش کیا وہ محترمہ استانی میمونہ صاحبہ والدہ چوہدری غلام احمد عطاء صاحب (مرحوم) تھیں۔ اس لحاظ سے آج کی مجلس مشاورت پہلی نہیں ہوگی بلکہ تیسری مجلس مشاورت ہوگی جس میں عورتیں بولیں گی کیونکہ اس سے پہلے مجلس مشاورت برائے ممالک بیرون میں جو جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے بعد منعقد ہوئی تھی اس میں عورتوں نے پردہ کے پیچھے سے خطاب کیا تھا۔

حضور نے فرمایا اب سوال یہ ہے کہ مجلس مشاورت میں عورتوں کی نمائندگی کا کیا طریق کار ہے حضور نے فرمایا سرد ست اس کے لئے کسی طریق کار کی ضرورت نہیں خلیفۂ وقت اپنی مرضی سے جتنی خواتین کو چاہے مشورے کے لئے بلا لے۔

حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کے بعد سب کمیٹی کے صدر نے ایجنڈے کی تجویز نمبر ۵ پر سب کمیٹی کی سفارشات پیش کیں۔ ایجنڈے کی تجویز نمبر ۵ یوں ہے۔

"شعبہ رشتہ ناطہ کی کارکردگی کو بہتر اور فعال بنانے کے لئے۔

و۔ تمام بڑی بڑی جماعتوں میں دیگر عہدیداروں کی طرح سیکرٹریان رشتہ ناطہ کا تقرر عمل میں لایا جائے جو ایسے قابل شادی لڑکوں اور لڑکیوں کے کوائف باقاعدہ ایک رجسٹر میں درج کریں جن کے والدین بخوشی ایسا کرنے پر رضامند ہوں۔

ب۔ مرکزی دفتر میں تین انسپکٹر ان کی منظوری دی جائے۔ جو مختلف صوبہ جات میں دورے کر کے اپنے دیگر فرائض کے علاوہ شعبہ ہذا کی اس وقت کو بھی دور کریں کہ لوگ لڑکیوں کے کوائف تو بھجوا دیتے ہیں مگر تعلیم یافتہ اور برسر روزگار لڑکوں کے نام کوائف وغیرہ نہیں بھجواتے۔"

اس پر بہت طویل بحث ہوئی جن احباب نے اپنے مشورے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کئے ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ مکرم محمد اسحاق صاحب لاہور ۲۔ مکرم عبدالقادر صاحب گوجرانوالہ ۳۔ مکرم سید اویس احمد جنود صاحب سرگودھا ۴۔ مکرم احمد حسین باجوہ صاحب خانیوال ۵۔ مکرم لئیق احمد صاحب فیصل آباد ۶۔ مکرم چوہدری فیق اللہ صاحب ۷۔ مکرم احتجاج علی زبیری صاحب ۸۔ مکرم عبدالمجید صاحب کراچی ۹۔ چوہدری غلام دستگیر صاحب فیصل آباد ۱۰۔ مکرم عتیق احمد باجوہ صاحب وہاڑی ۱۱۔ مکرم

باقی صفحہ ۵ پر

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳ شہادت / اپریل۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ الحمد للہ"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم اور رحمت و عنایت سے اس بابرکت وجود کو جلد تر مکمل شفایابی عطا کرے۔ اپنی رحمتوں سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین۔

• میرالیون سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر شریف احمد کوکب صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال بو آجے بو (سیرالیون) کو مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۸۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی عمر دراز عطا فرمائے نیک اور خادم دین بنائے۔ نیز والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد دہلوی ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

۴ شہادت ۱۳۶۲ ہش

اللہ تعالیٰ کے رحم کا مورد بنانے والی سب سے مقدم نیکی

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو موردِ رحم بنانے کے لئے جن خاص باتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے، ان میں سب سے مقدم جس چیز کو رکھا ہے۔ وہ نمازِ باجماعت ہے چنانچہ فرماتا ہے:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

(النور آیت ۵۷)

ترجمہ:۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو (یعنی نماز باجماعت کا پورا التزام رکھو) اور زکوٰتیں دو اور اس رسولؐ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ نماز باجماعت کا التزام مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے رحم کا مورد بناتا ہے۔ پھر اس سے یہ بھی عیاں ہے کہ اگر نماز باجماعت کا التزام نہ کیا جائے اور اس سے غفلت برتی جائے تو لازماً یہ امر خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب کو بھڑکانے کا موجب ہوگا۔ اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ نماز تمام ایسے افعال سے روکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

(العنکبوت آیت ۴۶)

ترجمہ:۔ نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی ایک بنیادی صفت یہ بیان کی ہے کہ وہ ایک دوسرے کو بے حیائی کے کاموں اور بُری ناپسندیدہ باتوں سے روکتے ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ ان تمام بُرے افعال سے روکنے اور ان سے بچانے والی ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے نماز باجماعت۔ اس لئے وہ بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے رُکنے اور بچنے کی ایک دوسرے کو تلقین ہی نہیں کرتے بلکہ سب مل کر پورے التزام سے پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں اور اپنے اس التزام میں کوئی فرق نہیں پڑنے دیتے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو اللہ کے رحم کا مورد بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(التوبہ آیت ۷۱)

ترجمہ:۔ اور مومن مرد آپس میں اور اسی طرح مومن عورتیں باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور (بری باتوں سے بچنے کے لئے) نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ ضرور ان پر رحم کرے گا۔ اللہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی (جو اول تو نماز پڑھتے نہیں پڑھتے بھی ہیں تو بے دلی سے اور محض دکھاوے کے لئے) علامت ہی یہ بیان کی ہے کہ وہ چونکہ نماز باجماعت کے تارک ہیں اس لئے وہ باہم ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں سے روکتے ہیں اور بُری باتوں کی تلقین کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(التوبہ آیت ۶۸)

ترجمہ:۔ منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ بُری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھی باتوں کے خلاف تعلیم دیتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو (خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے) روکتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو ترک کر دیا۔ سو اللہ نے بھی ان کو ترک کر دیا۔ منافق یقیناً اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اگلی ہی آیت میں نماز کو ترک کرنے والے اور برائیوں کا حکم دینے والے منافقوں کو وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ (التوبہ آیت ۶۸) کہہ کر لعنت اور قائم رہنے والے عذاب سے ڈرایا ہے۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رحم کا مورد بننے کے لئے نماز باجماعت کا التزام ازبس ضروری ہے کیونکہ نماز مومنوں اور برائیوں کے درمیان ایک دیوار کھینچ دیتی ہے۔ پھر ان سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں اور وہ نتیجۃً اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کا مورد بنتے چلے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے نماز کو ترک کرنے کے نتیجہ میں برائیوں میں ملوث ہونے والے خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنے بغیر نہیں رہتے۔ (العیاذ باللہ)

تلاش

اپنے دل میں نقطۂ دل کر تلاش
کائناتِ کُل کا حاصل کر تلاش

طُور کے جلووں کا طالب ہے اگر
اندرونِ وادیٔ دل کر تلاش

رہ نہ جائے تُو بھٹک کر دشت میں
چل کے پہلے راہِ منزل کر تلاش

آرزوئے حج اکبر ہے اگر
شاہراہِ کعبۂ دل کر تلاش

وادیٔ عشق و جنوں میں گھر نہ ڈھونڈ
قعرِ دریا میں نہ ساحل کر تلاش

گُم ہوں میں گُم کردہ منزل ہوں میں
اب مجھے اے میری منزل کر تلاش

عرش سے اُترا ہے جو اب فرش پر
ارض پر وہ ماہِ کامل کر تلاش

چودھویں کا چاند ہے نکلا ہوا
چاندنی میں اپنی منزل کر تلاش

قعرِ دریائے سیاست میں نہ کُود
ہو سکے تو جلد ساحل کر تلاش

گیسوئے وہم و گماں سے مت اُلجھ
قیسؔ اب حلِّ مسائل کر تلاش

(ڈاکٹر قیس نیازی نجیب آبادی۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ کا نشان ؛ قدرت حق کا نمونہ

حضرت مسیح موعود کی تصنیف

آئینہ کمالاتِ اسلام

نوٹ: یہ کتاب مارچ ، اپریل کے لیے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کی طرف سے مطالعہ کیلئے مقرر ہے)

مکرم عبدالسمیع خاں صاحب ۔ جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ

حضرت مسیح موعود نے سلطان القلم کی حیثیت سے اسلام کی خاطر جو بے مثال قلمی جہاد کیا ہے وہ غیروں سے بھی اپنا لوہا منوا چکا ہے۔ آپ نے اسی کے لگ بھگ کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے ہر ایک نور حقائق معرفت اور آسمانی برکتوں سے لبریز ہے۔ ان میں آئینہ کمالاتِ اسلام کو ایک خاص امتیازی مقام بھی حاصل ہے اور حضرت مسیح موعود نے خود اسے ایک نشان اور قدرت حق کا نمونہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ آئینہ کمالاتِ اسلام کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں جانتا ہوں کہ اس نے یہ اپنا ایک نشان دکھلایا ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ وہ کیونکر اسلام کی غربت کے زمانہ میں اپنی خاص تائید کے ساتھ اسکی حمایت کرتا ہے اور کیونکر ایک عاجز انسان کے دل پر تجلی کر کے لاکھوں آدمیوں کے منصوبوں کو خاک میں ملاتا اور ان کے حملوں کو پاش پاش کر کے دکھلا دیتا ہے .....

عزیزو! یہ کتاب قدرتِ حق کا ایک نمونہ ہے اور انسان کی معمولی کوششیں خود بخود اس قدر ذخیرہ معارف کا پیدا نہیں کر سکتیں"۔

(اشتہار آئینہ کمالاتِ اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۲)

خدا تعالیٰ کے اس نشان کو کامل طور پر سمجھنے کے لیے اس کے پس منظر اور پیش منظر کو نگاہ میں رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس لیے پہلے ان حالات پر نظر ڈالتے ہیں جن میں یہ نشان وقوع پذیر ہوا۔

قصہ آج سے ایک سو سال قبل کا ہے۔ جب اسلام کے خلاف ہر طرف ایک طوفانِ ضلالت برپا تھا جس کے اندر بے شمار طوفان موجزن تھے اور یہ سارے طوفان اندرونی اور بیرونی طور پر اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے درپے تھے۔ اور اپنی شدت اور وسعت اور ہمہ گیری میں گزشتہ تمام زمانوں پر سبقت لے گئے تھے حضرت مسیح موعود اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"بیرونی اور اندرونی فتنے انتہا کو پہنچ گئے۔ اگر تم ان تمام فتنوں کو ایک پلہ میزان میں رکھو اور دوسرے پلہ کے لیے تمام حدیثوں اور سارے قرآن کریم میں تلاش کرو تو ان کے برابر کیا ان کا ہزارم حصہ بھی وہ فتنے قرآن اور حدیث کی رو سے ثابت نہیں ہوں گے۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۲)

اس کی تشریح میں مزید فرمایا:۔

"ذرہ نظر اٹھا کر دیکھو کہ اسلام کو کس درجہ پر بلاؤں نے مجبور کر لیا ہے اور ایسے چاروں طرف سے اسلام پر مخالفوں کے تیر چھوٹ رہے ہیں اور کیسے کروڑہا نفسوں پر اس زہر نے اثر کر دیا ہے۔ یہ علمی طوفان یہ عقلی طوفان، یہ فلسفی طوفان یہ مکر اور منصوبوں کا طوفان، یہ فسق اور فجور کا طوفان، یہ لالچ اور طمع دینے کا طوفان یہ اباحت اور دہریت کا طوفان، یہ شرک اور بدعت کا طوفان جو ہے ان سب طوفانوں کو ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو اور اگر طاقت ہے تو ان مجموعہ طوفانات کی کوئی پہلے زمانہ میں نظیر بیان کرو"۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۳)

اسلام کی کشتی اس طوفان بلاخیز میں پھنسی ہوئی تھی۔ اس پر مستزاد ایک اور قیامت ٹوٹ پڑی اور وہ اس طرح کہ مسلمانوں نے خود اپنے ہاتھوں اس کشتی کو ڈبونا شروع کر دیا اور مختلف مذاہب اور علوم جدیدہ کی طرف سے اسلام پر جو اعتراضات ہو رہے تھے ان کا جواب دینا تو درکنار مسلم علماء نے ان کے مقابل پر پسپائی اختیار کر لی اور فلسفہ یورپ کی تاب نہ لاتے ہوئے اور یورپین فلاسفروں کے اعتراضات سے مرعوب ہو کر اسلامی عقائد کی ایسی تشریحات کرنے لگے جو صریح طور پر نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے خلاف تھیں۔ اور اس گھر کو اسی گھر کے چراغوں سے آگ لگ گئی۔

مثلاً تاثیرات دعا اور معجزات وغیرہ سے انکار کر دیا گیا۔ سر سید احمد خان نے ملائکہ کے متعلق لکھا

"جن فرشتوں کا قرآن میں ذکر ہے ان کا کوئی اصلی وجود نہیں ہو سکتا بلکہ خدا کی بے انتہا قدرتوں کے ظہور کو اور ان قویٰ کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق میں مختلف قسم کے پیدا کیے ہیں ملک یا ملائکہ کہا ہے"۔

(تفسیر القرآن جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۲)

حضرت مسیح موعود نے اس کا ذکر اس کتاب میں کیا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"وہ اس وحی سے منکر ہیں جو بذریعہ جبرائیل علیہ السلام انبیاء کو ملتی ہے اور الٰہی طاقتوں غیب گوئی اور دیگر خوارق کو اپنے اندر رکھتی ہے اور خالصتاً آسمان سے نازل ہوتی ہے نہ کہ کوئی فطرتی قوت۔ اگر وہ بظاہر جبرائیل کو بھی مانتے ہیں مگر ان کا جبرائیل وہ نہیں ہے جس کو بالاتفاق بیس کروڑ مسلمان دنیا میں مان رہے ہیں۔ وہ کلام الٰہی کے بھی قائل ہیں مگر اس کلام کے نہیں جو خدا کا نور اور خدائی طاقتیں اپنے وجود میں رکھتا ہے بلکہ صرف ایک ملکہ فطرت جو انسانی ظرف کے اندازہ پر فیض الٰہی کو قبول کرتا ہے نہ وہ وحی جو خدائی کے چشمہ سے نکلی ہے"۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۲۶)

یہی حال دوسرے عقائد کا ہو رہا تھا۔ اور اس دہری قیامت نے اندھیر مچا رکھا تھا اور ان دو طرفہ حملوں سے اسلام کا محبوبانہ اور دلربا چہرہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو رہا تھا۔ یہی وہ وقت تھا جب خدا کی غیرت جوش میں آئی اور الٰہی منشوں کے مطابق اس نے اپنا مامور کھڑا کر دیا۔ جس نے ان طوفانوں کے رخ پھیر دیئے۔ حضرت مسیح موعود نے حقیقی اسلام اور اس کے دلکش اور دلآویز چہرہ کو ظاہر کرنے کے لیے آئینہ کمالاتِ اسلام تصنیف فرمائی اور اسلام کے محاسن اور کمالات بہت عمدگی کے ساتھ اسمیں بیان فرمائے۔ اس کتاب کی اغراض بیان کرتے ہوئے خود فرماتے ہیں:۔

"واضح ہو کہ یہ کتاب جس کا نام نامی عنوان میں درج ہے ان دنوں میں اس عاجز نے اس غرض سے لکھی ہے کہ دنیا کے لوگوں کو قرآن کریم کے کمالات معلوم ہوں اور اسلام کی اعلیٰ تعلیم سے ان کو اطلاع ملے"۔ (روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۲)

پھر فرمایا:۔

"یہ کتاب جس کا نام عنوان میں درج ہے میں نے بڑی محنت اور تحقیق اور تفتیش سے صرف اس غرض اور نیت سے تالیف کی ہے کہ تا اسلام کے کمالات اور قرآن کریم کی خوبیاں لوگوں پر ظاہر کروں اور مخالفین کو دکھلاؤں کہ فرقانِ حمید کن اغراض کے پورا کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے اور انسان کے لیے اس کا کیا مقصد ہے اور اس مقصد میں کس قدر وہ دوسرے مذاہب سے امتیاز اور فضیلت رکھتا ہے اور بایں ہمہ اس کتاب میں ان تمام اوہام اور وساوس کا جواب بھی دیا گیا ہے جو کوتاہ نظر لوگ مدعیان اسلام ہو کر پھر ایسی باتیں مونہہ پر لاتے ہیں جو درحقیقت اللہ اور رسول اور قرآن کریم کی ان میں اہانت ہے۔ اسی وجہ سے اس کتاب کا دوسرا نام دافع الوساوس بھی رکھا گیا ہے لیکن ہر مقام اور ہر محل میں زور کے ساتھ اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ دنیا میں ایک دین اسلام ہی ہے جس کو دین اللہ کہنا چاہیئے۔ جو سچائی کو سکھلاتا اور نجات کی حقیقی راہیں اس کے طالبوں کے لیے پیش کرتا ہے اور اخروی رستگاری کے لیے کسی بے گناہ کو پھانسی دینا نہیں چاہتا۔ اور نہ انسان کو بخشائش الٰہی سے ایسا نومید کرتا ہے کہ جب تک ایسا گنہگار انسان کروڑہا کیڑوں مکوڑوں وغیرہ حیوانات کی جون میں نہ پڑے تب تک کوئی سبیل اور کوئی چارہ اور کوئی علاج اس کے گناہ بخشے جانے کا نہیں۔ گویا اس دنیوی زندگی میں ایک صغیرہ گناہ کرنے سے بھی تمام دروازے رحمت کے بند ہو جاتے ہیں اور آخر انسان ایک لاعلاج بیماری سے بڑے درد اور دکھ کے ساتھ اور سخت نومیدی کی حالت میں دوسرے عالم کی طرف کوچ کرتا ہے بلکہ قرآن کریم میں نجات کی وہ صاف اور سیدھی اور پاک راہیں بتلائی گئی ہیں کہ جن سے نہ تو انسان کو خدا تعالیٰ سے نومیدی پیدا ہوتی ہے اور نہ خدائے تعالیٰ کو کوئی ایسا نالائق کام کرنا پڑتا ہے کہ گناہ تو کوئی کرے اور سزا دوسرے کو دیجائے۔

غرض یہ کتاب ان نادر اور نہایت لطیف تحقیقاتوں پر مشتمل ہے جو مسلمانوں کی ذریت کے لیے نہایت مفید اور آج کل روحانی ہیضہ سے بچنے کے لیے جو اپنے زہرناک مادہ سے ایک عالم کو ہلاک کرتا جاتا ہے نہایت مجرب اور شفا بخش شربت ہے اور چونکہ یہ کتاب بیرونی اور اندرونی دونوں قسم کے فسادوں کی اصلاح پر مشتمل ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے میں یقین کرتا ہوں کہ کتاب اسلام اور فرقانِ کریم اور حضرت سیدنا و مولانا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات دنیا پر ظاہر کرنے کے لیے ایک نہایت عمدہ اور مبارک ذریعہ ہے"۔

(تبلیغ رسالت جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۱۳)

یہ عظیم الشان کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک حصہ اردو میں ہے اور دوسرا عربی میں۔ اردو حصہ کی تاریخ ۱۸۹۲ء ہے اور اس کا عربی حصہ ۱۸۹۳ء کے آغاز میں لکھا گیا اور یہ کتاب فروری ۱۸۹۳ء میں مطبع ریاض ہند قادیان سے شائع ہوئی۔

یہ نادر روزگار کتاب جن ارفع مقاصد کو پورا کرنے کے لیے گئی وہ سوائے اللہ کی خاص تائید و نصرت کے تکمیل کو نہیں پہنچ سکتے تھے۔ چنانچہ کتاب کی تحریر کے دوران ہر کام پر غیر معمولی افضالِ الٰہی آپ کے شامل حال رہے اور رؤیا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہی رحمتوں کے تذکرہ میں رقم طراز ہیں۔

"میں اس بات سے شرمندہ ہوں کہ میں نے یہ کہا کہ میں نے اس کو لکھا ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اوّل سے آخر تک اس کے لکھنے میں آپ مجھ کو عجیب در عجیب مدد دیتی رہی۔ اور وہ عجیب لطائف و نکات اس میں بھر دیئے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ جو انسان کی معمولی طاقتوں سے بہت بڑھ کر ہیں ..... اس کتاب کی تحریر کے وقت دو دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مجھ کو ہوئی اور آپ نے اس کتاب کی تالیف پر بہت مسرت ظاہر کی۔"

(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۲)

ایک پاک رؤیا کی تفصیل بھی حضور کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:۔

"جب یہ عاجز نور افشاں کے جواب میں اس بات کو دلائل شافیہ کے ساتھ لکھ چکا کہ درحقیقت روحانی قیامت کے مصداق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کسی قدر نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو درحقیقت احاطہ بیان سے خارج ہے ان عبارات میں درج کر چکا اور نیز بطور نمونہ کچھ مناقب و محامد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی ثبوت کے ذیل میں تحریر کر چکا تو وہ ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۲ء کا دن تھا۔ پھر جب میں رات کو بعد تحریر نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مناقب و محامد صحابہ رضی اللہ عنہم سویا تو مجھے ایک نہایت مبارک اور پاک رؤیا دکھایا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک وسیع مکان میں ہوں جس کے نہایت کشادہ اور وسیع دالان ہیں اور نہایت مکلف فرش ہو رہے ہیں اور اوپر کی منزل ہے اور میں ایک جماعت کثیر کو ربانی حقائق و معارف سنا رہا ہوں ..... میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کے قریب ایک وسیع چبوترہ پر کھڑے ہیں اور یہ ہی گمان گزرتا ہے کہ چہل قدمی کر رہے ہیں ..... اب جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کتاب آئینہ کمالات اسلام ہے یعنی یہی کتاب اور یہ مقام جو اس وقت چھپا ہوا معلوم ہوتا ہے اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک اس مقام پر رکھی ہوئی ہے کہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد مبارکہ کا ذکر اور آپ کی پاک اور پُر اثر اور اعلیٰ تعلیم کا بیان ہے اور ایک انگشت اس مقام پر بھی رکھی ہوتی ہے کہ جہاں صحابہ رضی اللہ عنہم کے کمالات اور صدق و صفا کا بیان ہے اور آپ تبسم فرماتے ہیں اور کہتے ہیں:۔

هٰذَا لِي وَهٰذَا لِأَصْحَابِي

یعنی یہ تعریف میرے لیے ہے اور یہ میرے اصحاب کے لیے اور پھر بعد اس کے خواب سے الہام کی طرف میری طبیعت منتقل ہوئی اور کشفی حالت پیدا ہو گئی تو کشفاً میرے پر ظاہر کیا گیا کہ اس مقام میں جو خدا تعالیٰ کی تعریف ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا ظاہر کی اور پھر اس کی نسبت یہ الہام ہوا۔

هٰذَا الثَّنَاءُ لِي

کہ یہ رات منگل کی تھی اور تین بجے پر پندرہ منٹ گزرے تھے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱۵)

اس ضمن میں آپ نے یہ رؤیا بھی تحریر فرمایا ہے

"اور ایک رات یہ بھی دیکھا کہ ایک فرشتہ بلند آواز سے لوگوں کے دلوں کو اس کتاب کی طرف بلاتا ہے اور کہتا ہے۔

هٰذَا كِتَابٌ مُبَارَكٌ فَقُوْمُوْا لِلْإِجْلَالِ وَالْإِكْرَامِ

یعنی یہ کتاب مبارک ہے اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔"

(روحانی خزائن جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۶۵۲)

آئینہ کمالات اسلام میں حضور نے اسلامی تعلیم کے بے شمار پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے اور دشمن کے اعتراضوں کے دندان شکن جواب دیتے ہوئے اصل حقیقت کو خوب کھول کر بیان کیا ہے ان میں سے مثال کے طور پر صرف ایک مضمون کا ذکر کیا جاتا ہے جو ملائکۃ اللہ سے متعلق رکھتا ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے مسلم علماء ان کے وجود سے منکر ہو چکے تھے۔ اس لیے حضور نے اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث فرمائی۔ اور حضور خود فرماتے ہیں:۔

"فرشتوں کی ضرورت میں جس قدر مبسوط بحث آئینہ کمالات اسلام میں ہے اس کی نظیر کسی دوسری کتاب میں نہیں پاؤ گے۔"

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۶ صفحہ ۲۸)

اور یہ پہلو ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضور کو ایک منفرد شان عطا فرمائی ہے آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"واضح رہے کہ یہ مسئلہ ان مسائل میں سے ہے جن کے اثبات کے لیے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے استنباط حقائق میں اس عاجز کو متفرد کیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹)

آئینہ کمالات اسلام کے متعلق حضور کے رؤیا و کشوف اور ارشادات اس عظیم الشان کتاب کے مقام کو واضح کرنے کے کافی ہیں۔ اس کی جلالت اور عظمت شان کے متعلق حضور کے اپنے بیان اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ آپ اپنی تصانیف سرمہ چشم آریہ، فتح اسلام، توضیح مرام اور ازالہ اوہام کا ذکر کر کے فرماتے ہیں۔

"وَكِتَابٌ آخَرُ سَبَقَ كُلَّهَا أَلَّفْتُهُ فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ اِسْمُهُ وَاقِعُ الْوَسَاوِسِ هُوَ نَافِعٌ جِدًّا لِلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَّرَوْا حُسْنَ الْإِسْلَامِ وَيَكُفُّوْنَ أَفْوَاهَ الْمُخَالِفِيْنَ۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷)

کہ ایک اور کتاب ہے جو میں نے ان دنوں تالیف کی ہے اور وہ ان سب مذکورہ بالا کتب پر سبقت لے گئی ہے۔ اس کا نام واقع الوساوس ہے اور وہ ان لوگوں کے لیے حد درجہ نافع ہے جو اسلام کا حسن دکھانا اور مخالفوں کا منہ بند کرنا چاہتے ہیں۔

اور واقعتاً اس کتاب کی روحانی تاثیرات نے ہزاروں سعید روحوں کو اپنی طرف کھینچا۔ اور دشمنوں کے منہ توڑ دیئے اور وہ گھنگھور گھٹائیں چھٹ گئیں جو اسلام کے آفتاب کو چھپائے ہوئے تھیں۔ اور وہ طوفان تھم گئے جن میں کشتی اسلام ہچکولے کھا رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں اور بشارت پہنچاتا ہوں کہ اس ناخدا نے جو آسمان اور زمین کا خدا ہے زمین کے طوفان خدوں کی فریاد سن لی۔ اور جیسا کہ اس نے اپنی پاک کلام میں طوفان کے وقت اپنے جہاز کو بچانے کا وعدہ کیا ہوا تھا وہ وعدہ پورا کیا اور اپنے ایک بندہ کو یعنی اس عاجز کو جو بول رہا ہے اپنی طرف سے مامور کر کے وہ تدبیریں سمجھا دیں جو طوفان پر غالب آویں۔ اور مال و متاع کے صندوقوں کو دریا میں پھینکنے کی حاجت نہ پڑے۔ اب قریب ہے جو آسمان سے یہ آواز آئے کہ

قِيْلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِيْ مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ۔

مگر ابھی تو طوفان زور میں ہے اسی طوفان کے وقت خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو مامور کیا اور فرمایا:۔

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا

یعنی تو ہمارے حکم سے اور ہماری آنکھوں کے سامنے کشتی تیار کر اس کشتی کو اس طوفان سے کچھ خطرہ نہ ہوگا اور خدائے تعالیٰ کا ہاتھ اس پر ہوگا۔ سو وہ خالص اسلام کی کشتی یہی ہے۔ جس پر سوار ہونے کے لیے میں لوگوں کو بلاتا ہوں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۶۱)

وہ کشتی جو حضرت مسیح موعود نے تیار کی ہے اس میں آئینہ کمالات اسلام نے ایک زبردست کردار ادا کیا ہے اور اس کی ضرورت اور اہمیت آج بھی اتنی ہے جتنی کہ آج سے سو سال قبل تھی۔ اور آئندہ بھی سچے اسلام کو پیش کرنے کے لیے اس کی خوشہ چینی کے بغیر چارہ نہیں ہوگا۔ اسی لیے حضور کی خواہش تھی کہ لوگ اس کا مطالعہ کر کے فائدہ اٹھائیں اور گھر گھر یہ کتاب پہنچے آپ فرماتے ہیں:۔

"مجھے یہ بڑی خواہش ہے کہ مسلمانوں کی اولاد اور اسلام کے شرفاء کی ذریت جن کے سامنے نئے علوم کی لغزشیں دن بدن بڑھتی جاتی ہیں اس کتاب کو دیکھیں۔ اگر مجھے وسعت ہوتی تو میں تمام جلدوں کو مفت تقسیم کر دیتا۔"

(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۲)

مندرجہ بالا بیانات اس منطقی نتیجہ کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں کہ آئینہ کمالات اسلام بھی ان روحانی خزانوں میں شامل ہے جو مسیح موعود نے آکر دنیا میں تقسیم کیے ہیں۔ پس ان خزانوں سے جھولیاں بھر لیں اور ان کو اپنے دلوں میں محفوظ کر لیں۔ یہ کتاب حقائق و معارف کا ایک مرقع ہے جس کا ہر ورق پلٹنے سے ایک نئے جہان معانی کے دروازے کھل جاتے ہیں ایک گلشن ہے جس کا پتہ پتہ اسلام کے حسن کی داستانیں بیان کر رہا ہے۔ آئیں ان خوبصورت وادیوں میں داخل ہوں۔ اور روحانی خوشبوؤں سے دل و دماغ کو معطر کریں۔ قلب و نظر کے گھر کو اس کے رنگوں سے سجائیں تا خود خدا اس میں اتر آئے اور ابدی جنتوں میں داخلے کا مژدہ سنائے۔

حضور نے اپنے قلمی جہاد کے نتیجہ میں غلبہ اسلام کی عظیم الشان بشارت اسی کتاب میں دی ہے۔ خدا کرے کہ یہ بشارت ہماری زندگیوں میں پوری ہو آپ فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں جو مذاہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بیدل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لیے ہزیمت ہے میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۴۔ حاشیہ)

اے خدا وہ دن نزدیک تر لا اور ہمیں اپنے نور سے منور کر۔ آمین۔

ناظم صاحب اطفال

کیا آپ نے اس ماہ کے دوران کم از کم دو اجلاس عام اور دو اجلاسات عاملہ کروائے ہیں۔ اور رپورٹ کارگزاری مرکز کو مطبوعہ فارم پر ارسال کر دی ہے؟

اگر نہیں تو فوراً عمل کر کے مرکز کو مطلع کریں

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال احمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم جان محمد الدین صاحب آف گیانا (جنوبی امریکہ)

کی یاد میں

(مکرم محمد اسلم صاحب قریشی مبلغ انچارج گی آنا)

مکرم جان محمد الدین صاحب جماعت احمدیہ گیانا کے ایک بہت مخلص عبادت گذار قربانی کرنے والے اور ہمدرد خلائق دوست تھے جو مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۸۳ء کو چند روز عارضہ قلب میں مبتلا رہنے کے بعد مولائے حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم جان محمد صاحب جماعت احمدیہ گیانا کے ایک بہت فعال رکن تھے۔ بہت زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے تاہم اپنے ذاتی مطالعہ اور مبلغین سلسلہ کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے سلسلہ کے مسائل کا پورا علم رکھتے تھے اور نہایت پیار و محبت سے اپنے ماحول میں تبلیغ و تربیت کا فریضہ بڑے شغف سے انجام دیتے تھے۔ جماعت احمدیہ روز گنال جس کے آپ صدر اور امام الصلوٰۃ بھی تھے انہیں کے بے لوث خدمات اور کاوشوں کی وجہ سے معرض وجود میں آئی۔ ۱۹۷۶ء تک اس جماعت کی اپنی کوئی مسجد نہ تھی اگرچہ ایک قطعہ زمین مسجد کے لئے پہلے سے موجود تھا جو مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے زمانہ قیام میں خریدا گیا۔ ۱۹۷۶ء میں جماعت نے فیصلہ کیا کہ اس قطعہ پر مسجد تعمیر کی جائے۔ مرحوم بھائی جان محمد الدین صاحب نے اس نیک مقصد کے لئے دن رات ایک کر دیا۔ چندہ اکٹھا کرنے سامان تعمیر مہیا کرنے رضاکاروں کو کھانا کھلانے خود اپنے ہاتھ سے تعمیر کے کام میں مدد کرنے کے سارے کام انتہائی محبت اور لگن سے انجام دیئے۔ خود اپنی گرہ سے تعمیر مسجد کے لئے معقول چندہ دیا۔ مرحوم کی دیگن بلا دریغ اس فی سبیل اللہ کام کے لئے وقف رہی تا آنکہ ۶ ماہ کے قلیل عرصہ میں یہ چھوٹی مگر جماعتی ضروریات کے لئے کافی مسجد بڑی خوبصورتی سے مکمل ہو گئی اور اسی سال جماعت ہائے احمدیہ کیریبین کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو کہ گیانا میں منعقد ہوا اس مسجد کا افتتاح ہوا تو مرحوم خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ مرحوم بلاشک جماعت روز گنال کے روح رواں تھے اور جماعت کے ٹرسٹی بھی تھے۔

گو مرحوم کا سلسلہ کے مبلغین سے ارادت کا تعلق یہاں جماعت کے قیام کے آغاز سے ہی قائم ہو گیا اور یہ امر ان کی طبعی نیکی اور دینی میلان اور نیک فطرت ہونے پر دلالت کرتا ہے مگر عام مخالفانہ فضا کی وجہ سے مرحوم کو سلسلہ میں شمولیت کی سعادت ۱۹۷۰ء میں مکرم محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کے زمانے میں حاصل ہوئی اور اس وقت سے لے کر تادم واپسیں مرحوم کا اخلاص جذبہ قربانی اور جذبہ خدمت ترقی پر ہی رہا۔ دورہ پر جاتے تو مبلغین کا قیام ہمیشہ انہیں کے ہاں ہوتا۔ انتہائی عزت و اکرام سے پیش آتے اور بہترین مہمان نوازی کا حق ادا کرتے اور یہی قدردانی کا جذبہ اپنے اہل خانہ اور بچوں میں بھی پیدا کیا۔ نماز باجماعت کا اہتمام کرتے اور اکثر اوقات اہل خانہ اور بچوں کو بھی ساتھ شامل کرتے۔ رات کو نماز اور کھانے سے فارغ ہو کر مبلغ کے ساتھ ہوا دار بالکنی میں بیٹھ کر سلسلہ کی باتیں کرتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور سلسلہ کی ترقی کی خبریں سن کر اپنے ایمان و اخلاص میں تازگی پیدا کرتے اور بسا اوقات سابقہ مبلغین کا بڑے پیار سے ذکر کرتے۔ اکثر کہا کرتے کہ میں تو مبلغین کی بے لوث اور درویشانہ طرز زندگی کو دیکھ کر اور دین کی خاطر ان کے جذبہ قربانی کا مشاہدہ کر کے جماعت کی آغوش میں آیا ہوں ایسا پاکیزہ نمونہ اور کسی جماعت میں نہیں ہے اور اس بات کو سلسلہ کی تبلیغ کرتے وقت وہ بڑے موثر انداز میں دوسروں کو پیش کیا کرتے تھے۔

باتوں باتوں میں جب کبھی یہ تذکرہ آتا کہ ایک روز یہ عاجز واپس مرکز سلسلہ چلا جائے گا۔ تو جذباتی ہو کر کہتے کہ آپ سے ایسا گہرا تعلق قائم ہو چکا ہے کہ وہ جدائی کیونکر برداشت ہو گی اور اب مرحوم خود ہی سب کو ہمیشہ کی جدائی کا داغ دے کر اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ

؎ آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

مرحوم بھائی جان محمد الدین صاحب کی وفات سے سلسلہ کا ایک بہت پیارا بے لوث اور بے نفس وجود ہم سے جدا ہو گیا ہے جس میں تکبر اور ریا نام کو نہ تھی اور جس سے مل کر سب کو ایک روحانی ٹھنڈک اور سرور محسوس ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو غریق رحمت کرے ان کی مغفرت فرمائے ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو انہیں مرحوم کی خوبیوں اور نیکیوں کا وارث کرے اور ہدایت پر مضبوطی سے قائم رکھے۔ آمین۔ نیز جماعت احمدیہ گیانا کو ان جیسے مخلص خادم ہمیشہ عطا کرتا چلا جائے آمین۔

مکرم بھائی جان محمد الدین صاحب پر ۵ مارچ کو دل کا شدید حملہ ہوا فوراً نیو امسٹرڈم گورنمنٹ ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ مگر تمام ممکن علاج معالجہ کے باوجود مرحوم جانبر نہ ہو سکے اور ۱۱ مارچ کو شام سوا سات بجے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ علالت کے دوران ان کے ہمدرد خلائق اور ہر دلعزیز وجود ہونے کی وجہ سے بے شمار احباب جماعت و غیر از جماعت عیادت کے لئے جاتے رہے اور ۱۲ مارچ بروز ہفتہ ان کے جنازہ اور تدفین میں سینکڑوں احمدی غیر احمدی اور غیر مسلم احباب و خواتین نے شرکت کی۔ مرحوم اپنے آبائی گاؤں کنگلی کے قبرستان میں اپنی والدہ کے پہلو میں دفن کئے گئے۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ساٹھ سال سے متجاوز تھی۔

بقیہ:- دوسرے دن کی کارروائی

محمد رفیق بھٹی صاحب شکر گڑھ۔ ۱۲۔ مکرم ملک عبد اللطیف ستکوہی صاحب لاہور۔ ۱۳۔ مکرم فضل حق صاحب سیتی ۱۴۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب تحریک جدید۔ ۱۵۔ مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ۱۶۔ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی۔ ۱۷۔ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۸۔ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ہر دو خواتین نے پردے کے پیچھے سے بذریعہ لاؤڈ سپیکر اپنا مشورہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا۔

جب اس تجویز پر رائے شماری کی گئی تو مجلس مشاورت کے اراکین کی اکثریت نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں اس تجویز کو رد کرنے کا مشورہ پیش کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے رائے شماری کے بعد فرمایا کہ اس تجویز کو رد کر دینے کا یہ مطلب نہیں کہ معاملہ سنگین نہیں ہے اور نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے کہ جماعتیں سیکرٹری رشتہ ناطہ مقرر نہ کیا کریں۔ بلکہ بات یہ سامنے آئی ہے کہ مسئلے کی نوعیت اور ہے اور اس کو حل کرنے کا طریق کچھ اور مقرر کیا جا رہا ہے۔ حضور نے فرمایا اتنے اچھے مشورے آئے ہیں کہ یہ سارے مدنظر رکھے جائیں گے اور انتظام کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے جماعت کی بین الاقوامی حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مرکز میں رشتہ ناطہ کی بین الاقوامی ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے بھی کوئی رابطے کا ذریعہ بنانا پڑے گا۔

اس کے ساتھ ہی اس سب کمیٹی کی سفارشات پر بحث ختم ہو گئی۔ (باقی)

جزیرہ شکوکو (جاپان) کے طول و عرض میں اسلام کا پیغام

مکرم عطاء المجیب صاحب مشنری انچارج جاپان ابن مولانا ابو العطاء صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ جاپان کے چوتھے بڑے جزیرہ شکوکو (SHI KOKU) کا ۷ مارچ سے ۱۴ مارچ تک مکمل دورہ کیا۔ سات روز میں اٹھارہ سو میل کا سفر کر کے جزیرہ کے سات بڑے بڑے شہروں میں چھ ہزار سات سو اسی (۶۷۸۰) تبلیغی اشتہارات دستی طور پر تقسیم کئے۔

یہ سفر انہوں نے بذریعہ کار کیا۔ موٹر پر تبلیغی فقرات لکھوائے تھے اور بذریعہ ٹیپ بھی اسلام کا پیغام دیا جاتا رہا۔ چھ جاپانی اخبارات نے قریباً ہر روز اس دورہ کی تصاویر اور تعارفی نوٹ شائع کئے۔ محترم عطاء المجیب صاحب نے اس رپورٹ کے ساتھ ان اخبارات کے تراشے بھی بھجوائے ہیں۔ جن میں مکرم عطاء المجیب کی تصاویر کے ساتھ ان کے اس دورہ کی خبریں شائع ہوئی ہیں ان اخبارات کی مجموعی اشاعت دس لاکھ چھتیس ہزار دو سو ہے۔

اس طرح خدا کے فضل سے اس جزیرہ کے طول و عرض میں لاکھوں افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ فالحمد للہ الذی وفقنا لھذا

(مرسلہ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکیں رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو

مندرجہ بالا شعر میں حضرت المصلح الموعود نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر کسی دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے تو زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کرے۔ بلکہ یتامیٰ و مساکین کا خیال ہمیشہ مدنظر رکھے اور یہ غم نہ کرے کہ اگر اپنے اموال سے غرباء کی مدد کرے گا تو اس کا وہ پیسہ کم ہو جائے گا۔

اس میں شک نہیں کہ بہت سے صاحب نصاب احباب اپنی واجب الادا زکوٰۃ بڑے فکر و اہتمام سے مرکز میں از خود بھجوا دیتے ہیں مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض دوستوں سے مسائل کی لاعلمی کے باعث سستی ہو جاتی ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ارسال مرکز فرمائیں تاکہ مستحقین کی امداد ہو سکے۔

جملہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وصولی زکوٰۃ کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اور صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ وصول کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ بماہ چندہ ادا کرنے سے ایک ماہ میں دو ماہ کا چندہ ادا نہیں کرنا پڑتا۔ ناظر بیت المال آمد ربوہ

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

مکرم منیر احمد صاحب بسمل مبلغ نائجیریا نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل مزید احباب نے ۱۰۰ پونڈ یا اس سے زائد کا وعدہ کر کے معاونین خصوصی صف اول میں اور ۵۰ پونڈ یا اس سے زائد کا وعدہ کر کے معاونین خصوصی صف دوم میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور ان کو بیش از پیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

صف اول:۔ ۱۔ مکرم ڈاکٹر انوار الدین صاحب ۶۰۰/- نیرا۔ ۲۔ مکرم سردار حمید احمد صاحب ۵۰۰/- نیرا ۳۔ مکرم نظام الدین بڈھن صاحب ۵۰۰/- نیرا ۴۔ شیخ توقیر احمد صاحب ۱۵۰/- نیرا ۵۔ " منور احمد صاحب ۱۲۵/- " ۶۔ مکرم سیف اللہ صاحب چیمہ ۱۲۵/- " ۷۔ " عبدالمتین خان صاحب ۱۲۵/- " ۸۔ " الحاج عبدالعزیز صاحب ابیولا ۱۲۵/- نیرا

صف دوم:۔ ۱۔ مکرم ایم ایس اناگی صاحب ۱۲۰ نیرا ۲۔ " ایم۔ ایم میشانو صاحب ۱۰۰/- نیرا ۳۔ مکرم بی او بولوگن صاحب ۱۰۰/- نیرا۔

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان/ موصیات کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔ اگر موصی صاحبان/ موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

زینب بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد شہزادہ صاحب وصیت نمبر ۸۰۸ سابق سکونت قادیان۔ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ مستری نور احمد صاحب وصیت نمبر ۸۵۲ سابق سکونت قادیان۔ الفت صاحبہ اہلیہ عبدالغنی وصیت نمبر ۸۵۳ سابق کریام ضلع جالندھر۔ امۃ الحفیظ صاحبہ سید غلام محمد صاحب وصیت نمبر ۹۱۵ سابق سکونت قادیان۔ سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ راجہ محمد خان صاحب وصیت نمبر ۹۱۹ سابق سکونت چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی۔ امۃ الرحیم اہلیہ چوہدری چراغدین صاحب وصیت نمبر ۹۲۵ سابق سکونت کمپالا۔ یوگنڈا۔ فضیلت النساء معروف فضل بی بی صاحبہ بنت مرزا احمد نصر اللہ وصیت نمبر ۹۲۸ سابق سکونت قادیان۔ عبدالقادر صاحب ولد شمیان وصیت نمبر ۹۵۸ سابق سکونت ہموسان ریاست جموں۔ جنت بی بی صاحبہ اہلیہ نظام الدین وصیت نمبر ۵۰۰۷ سابق سکونت پسرور ضلع سیالکوٹ۔ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ فضل قادر صاحب وصیت نمبر ۵۰۴۹ سابق سکونت قادیان۔ آمنہ سلطان صاحبہ اہلیہ بابو محمد رشید خان صاحب وصیت نمبر ۵۰۵۶ سابق سکونت قادیان۔ عطاء اللہ صاحب ولد چوہدری اللہ بخش صاحب وصیت نمبر ۵۰۷۹ سابق سکونت قادیان۔ چراغ دین ولد نظام الدین صاحب وصیت نمبر ۴۷۴ سابق سکونت کمپالا افریقہ اپنی ماہوار آمد ۵۰/- اشلنگ جمع شدہ ۱۰۰۰/- اشلنگ پر ۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء کو وصیت کی تھی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان نکاح

۲۵ مارچ ۸۳ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں محترم ضیاء الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے میری بچی مہ منور سلمہا اللہ تعالیٰ بنت الحاج قریشی محمد اقبال صاحب ہاشمی مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کے نکاح ہمراہ عزیزم مکرم چوہدری نثار احمد سلمہ اللہ ابن مکرم چوہدری بشارت احمد مرحوم ساکن گوہدپور ضلع سیالکوٹ کا اعلان بعوض مبلغ بارہ ہزار روپے مہر فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(بیگم الحاج قریشی محمد اقبال صاحب مرحوم مکان ۳/۲۸ گلی ۱ سیالکوٹ)

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

(جماعت احمدیہ لاہور شہر کے وعدے)

امتیاز احمد صاحب بٹ ماڈل ٹاؤن	۱۵۰۰/- روپے	میاں عبدالسمیع صاحب مغل پورہ	۱۱۰۰/- روپے
ملک طاہر احمد صاحب "	۱۷۵۰/- "	محمد لطیف مرزا صاحب "	۱۰۴۵/- "
چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر محمد نگر	۱۰۵۰/- "	عبدالحکیم ناصر صاحب "	۱۳۰۰/- "
نواب عباس احمد خانصاحب "	۱۱۵۰/- "	ملک مظفر احمد صاحب مرحوم "	۱۳۱۱/- "
محمد اسحٰق صاحب شورمرنگ	۱۴۰۰/- "	سلیمہ بیگم صاحبہ مرحومہ "	۱۳۱۱/- "
شریف احمد صاحب ٹھیکیدار مصری شاہ	۳۴۰۰/- "	منور احمد جاوید صاحب "	۱۳۱۱/- "
حنیف احمد صاحب ٹھیکیدار مصری شاہ	۱۰۵۰/- "	سعید احمد صاحب ناصر مغلپورہ	۱۱۰۰/- روپے
میاں مبارک علی صاحب "	۲۷۰۰/- "	چوہدری عبدالوحید سلیم صاحب شیلہ گنبد	۱۰۴۵/- "
شیخ رحمت علی صاحب "	۱۳۷۵/- "	چوہدری انعام اللہ صاحب "	۱۰۵۰/- "
چوہدری مبارک احمد صاحب "	۱۲۱۰/- "		
شیخ محمد بشیر صاحب "	۱۱۴۰/- "		
شیخ محمد علی صاحب "	۱۱۴۰/- "		

(جاری)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت کیلئے دورہ

خاکسار کے دورہ کراچی کے دوران ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت کے لئے بھی کوشش کی گئی۔ مکرم نعیم احمد خان صاحب ناظم انصار اللہ کراچی کی ہدایت پر مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ نائب ناظم انصار اللہ اور مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نمائندہ ماہنامہ انصار اللہ نے بھرپور تعاون فرمایا۔ کراچی نے باوجودیکہ مرکز کا دیا ہوا نئے خریداران کا ٹارگٹ پورا کر دیا تھا پھر بھی محض مکرم سماٹری صاحب اور مکرم وڑائچ صاحب کے تعاون سے ۳۵۰ سے زائد ماہنامہ انصار اللہ کے خریداران میسر آ گئے۔ الحمد للہ۔ انفرادی خریداری کے علاوہ جن دوستوں نے پرچہ جاری کروانے کے لئے قربانی کی۔ ان کے اسماء کراچی دعا کی غرض سے پیش ہیں۔

۱۔ مکرم چوہدری جاوید احمد صاحب مالک ماڈرن موٹرز منجانب نبی احمد فاؤنڈیشن۔ ۲۔ مکرم ملک جمیل احمد صاحب زعیم اعلیٰ ناظم آباد ۳۔ مکرم رفیع الدین صاحب زعیم اعلیٰ کراچی صدر ۴۔ مکرم چوہدری ظفر اللہ صاحب زعیم اعلیٰ عزیز آباد ۵۔ مکرم نعیم احمد خان صاحب ناظم انصار اللہ کراچی ۶۔ جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی ۷۔ مکرم تاثیر احمد صاحب۔

۸۔ مکرم کمانڈر۔ بی۔ ایل رحمان صاحب ۹۔ مکرم شیخ محمود احمد صاحب ۱۰۔ مکرم خواجہ منیر احمد صاحب ۱۱۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب ۱۲۔ مکرم کرنل شریف احمد صاحب ۱۳۔ مکرم چوہدری آفتاب احمد صاحب ۱۴۔ مکرم چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ ۱۵۔ مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب قائد خدام الاحمدیہ ۱۶۔ مکرم عبدالباسط صاحب مہتہ ۱۷۔ ایس ایم جلیل صاحب ۱۸۔ مکرم عبدالباسط خادم صاحب اعوان کارپوریشن ۱۹۔ مکرم مبارک احمد کھوکھر ۲۰۔ مکرم کریم الدین صاحب

مکرم عبدالرشید صاحب ابن محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری مرحوم سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا خاص طور پر دعاؤں کے مستحق ہیں جنہوں نے دن رات اس کام کی تکمیل کیلئے محنت کی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ناظم صاحب اطفال!

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ مورخہ ۲ اپریل تا ۸ اپریل ہفتہ اطفال کا انعقاد کر رہی ہے۔ آپ اس ہفتہ کو شاندار طریق پر منا کر ۲۰ اپریل تک مرکز میں مفصل رپورٹ ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال احمدیہ مرکزیہ)

مطالبات تحریک جدید میں سے ایک مطالبہ سادہ زندگی بسر کرنا ہے • مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک میں شامل ہیں؟

وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

لجنات اور مجالس ناصرات توجہ کریں

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے رسالہ "خالد" اور رسالہ "تشحیذ الاذہان" کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح نمبر شائع کئے ہیں۔ رسالہ خالد کے اس خاص نمبر کی قیمت بارہ روپے اور تشحیذ کے نمبر کی قیمت چھ روپے ہے۔ یہ ایک تاریخی دستاویز ہوگی۔ تمام لجنات کو چاہئے کہ وہ بہنوں میں تحریک کریں کہ وہ "خالد" رسالہ کا یہ خاص نمبر خریدیں اور اپنے بچوں کے لئے "تشحیذ الاذہان" کا یہ خاص نمبر ضرور خریدیں۔ دونوں رسالے خصوصاً "خالد" رسالہ نہایت اعلیٰ معلومات اور تصاویر پر مشتمل ہے ان رسالوں کو منگوا کر اپنے گھروں میں محفوظ رکھیں تاکہ وہ اور ان کے بچے پڑھیں اور آئندہ نسل کیلئے بھی فائدہ مند ثابت ہوں۔

اعلان داخلہ بی ٹیک (پاس) ڈگری کورس

گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور میں سیشن ۸۳-۸۲ء کے لئے دو سالہ ڈگری کورس بی ٹیک (پاس) میں درج ذیل ٹیکنالوجیز میں داخلہ جاری ہے۔

۱۔ مکینیکل پروڈکشن۔ ۲۔ آٹو اینڈ ڈیزل۔ ۳۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ۔

تعلیمی قابلیت:۔ متعلقہ ٹیکنالوجی میں گورنمنٹ کے منظور شدہ انسٹیٹیوٹ سے سہ سالہ ڈپلومہ حاصل کیا ہو۔

داخلہ فارم:۔ داخلہ فارم دفتر کالج ہذا سے بعوض دس روپے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے پندرہ روپے کے پوسٹل آرڈر بنام پرنسپل کالج ہذا ارسال کریں۔

آخری تاریخ داخلہ:۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۱۶ اپریل ہے۔ ملازم امیدوار اپنے سربراہ یا افسر مجاز تقرری سے NOC / سرٹیفکیٹ حاصل کر کے داخلہ فارم کے ساتھ لگائیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔ (فضل الٰہی ڈوگر صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی لاہور)

برائے خصوصی توجہ ناصرات الاحمدیہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوان "سیرت حضرت عبدالرحمٰن رضؓ بن عوف" مقرر ہے۔ یہ مقالہ ۲ سے ۲½ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مرکز میں مضمون پہنچنے کی آخری تاریخ یکم جولائی ۱۹۸۳ء ہے۔

ناصرات سے گزارش ہے کہ وہ کوشش کر کے صحیح حالات معلوم کریں۔ اور کتاب کے حوالہ جات درج کریں صاف اور خوشخط لکھ کر مقالہ بھجوائیں۔ جو انعامی مقابلہ میں شامل کرنے کے قابل ہو اور حسب سابق ناصرات انعام کی مستحق بھی قرار پائیں۔ اللہ توفیق عطا فرمائے۔ ہر اس مجلس کی سیکرٹری ناصرات جہاں بچیاں مقالہ لکھ سکتی ہوں۔ اس طرف توجہ کرے۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

امراء اضلاع / صدر صاحبان اور ناظمین اضلاع متوجہ ہوں

زعماء مجالس انصار اللہ کے انتخابات آج سے تین ماہ قبل ہو جانے چاہیئے تھے بہت سی مجالس ایسی ہیں جہاں زعماء انصار اللہ کے انتخاب نہیں ہوئے اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ انتخابات جلد کروا کر رپورٹ بغرض منظوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا

خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی پیش کریں تا دین کو قوت و شوکت حاصل ہو۔

وقف جدید:۔ اجراء کی غرض سربلندیٔ دین اسلام ہے۔ آپ سے خصوصی معاونت کی درخواست ہے۔ (ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

● خاکسار کا پوتا عزیزم مظفر حبیب ابن عزیزم عبداللطیف منور سلمہ اللہ ۲۶ مارچ کو چند گھنٹے بیمار رہ کر اللہ کو پیارا ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

عزیز کی عمر ۸ سال تھی اور دوسری جماعت کا امتحان دیا ہوا تھا اور ۳۱ مارچ کو اپنے والدین کے پاس جا رہا تھا جو بیرون ملک قیام پذیر ہیں اور ۲۸ مارچ کو پاکستان پہنچے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور والدین کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(قریشی عبدالوحید۔ گول بازار۔ ربوہ)

مربی صاحبان کا شکریہ

خاکسار کے حالیہ دورہ توسیع اشاعت الفضل کو کامیاب بنانے کے لئے مندرجہ ذیل مربی صاحبان نے ہر ممکن کوشش کی اور احباب جماعت کے پاس جا جا کر خریدار بنانے میں بھرپور تعاون فرمایا خاکسار ان کا شکر گزار ہے۔

مکرم مولوی چراغ دین صاحب پشاور۔ مکرم مولوی نامر احمد صاحب ملہی احمدیہ مسجد ہکٹ گنج مردان۔ مکرم مولوی دین صاحب شاہد ایم اے احمدیہ مسجد نور مری روڈ راولپنڈی۔ مکرم مولوی یوسف نیر صاحب مسجد احمدیہ کھاریاں۔ مکرم مولوی حمید اللہ صاحب مسجد احمدیہ نیا محلہ جہلم۔ چوہدری حفیظ احمد صاحب بیت الحمد گجرات۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان مربی صاحبان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور سلسلہ احمدیہ کی بڑھ چڑھ کر خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

ہماری بھانجی عزیزہ ثمینہ احمد بنت فلائنگ آفیسر ارشاد احمد (مرحوم) کا نکاح مکرم داؤد خان صاحب ابن محمد ابراہیم صاحب (مرحوم) فیصل آباد سے مبلغ بیس ۲۰،۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے مورخہ ۲۶ نومبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھایا۔ دوران نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز از راہ شفقت مسجد میں تشریف فرما رہے۔

مورخہ ۲۳ دسمبر بروز جمعرات بارات فیصل آباد سے ربوہ دار العلوم جنوبی آئی قریباً ۳½ بجے سہ پہر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ) نے تلاوت قرآن کی اور مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب (صدر محلہ) نے اجتماعی دعا کروائی۔ علاوہ ازیں مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے تشریف لا کر عزیزہ کو تفسیر صغیر کا تحفہ دیا اور دعاؤں کے ساتھ بچی کو رخصت کیا۔

مورخہ ۲۴ دسمبر بروز جمعۃ المبارک فیصل آباد میں دعوت ولیمہ کا اہتمام ہوا جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(مبارک احمد ظفر واقف زندگی۔ ربوہ)

درخواست دعا

● مکرم راجہ عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ مظفر آباد (آزاد کشمیر) ابھی تک اولاد نرینہ سے محروم ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے اولاد نرینہ عطا فرمائے آمین

(محمد فیروز الدین زعیم انصار اللہ و ہڑی چکار حال مقیم ربوہ)

حضرت حکیم نظام جان کے
فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵، ۶، ۷ اپریل
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطلب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کریں۔
منیجر:۔ دواخانہ حکیم نظام جان
چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸

اکسیر اپھارہ
شفتل اور برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۲/۵۰
درجن ۲۲/۵۰۔ گروس ۲۵۲/ بونس علاوہ
تفصیلات کیلئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷
کیوریٹو ویٹرنری سنٹر:۔
شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار فیصل آباد

مرکزی تربیتی کلاس میں بلا استثناء ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

● ایک عہد کی کہانی ● تاریخ کے ماتھے کا جھومر ● ایک خدا نما شخصیت کی دلگداز باتیں

یادگار شخصیت کی یاد میں یادگار نمبر

خوبصورت رنگین تصاویر ۳۲ صفحات

ساڑھے تین سو صفحات

ماہنامہ خالد کا "سیدنا ناصرؒ نمبر" شائع ہو گیا

جذب و اثر اور لطف و خوبی کا ایک جہاں سموئے ہوئے نصف صد مضامین ڈیڑھ درجن سے زائد نظمیں۔ ایک ایک مضمون دلوں کو کھینچ لینے والا، ایک ایک نظم رُوح پر وار کرتی ہوئی اس تاریخ ساز عظیم و جلیل ہستی کے حضور اس سے بہتر نذر عقیدت کبھی نہ سامنے آسکے گا۔

چند خاص باتیں جن پر ادارہ خالد کو قیامت تک فخر رہے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک نادر خط پہلی بار — حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی

ا - ایک غیر مطبوعہ تحریر

ب - ایک پریس کانفرنس کی مکمل روداد پہلی بار

ج - قیمتی نصائح سے بھرپور حضورؒ کا ایک خط

د - حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کے نام حضور رحمہ اللہ کے خطوط

● حضور کے بیان فرمودہ اپنی زندگی کے حالات اور حضور کے تفصیلی سوانح ● حضور کے عہد مبارک میں جماعت احمدیہ کی حیرت انگیز ترقی کا گوشوارہ

● حضور کی ایک یادگار تحریر کا عکس بطور تبرک

کبھی نہ بھولنے والے مضامین کی ایک جھلک

● حضور رحمہ اللہ کے قریبی ساتھی چوہدری محمد علی صاحب کی ۲۵ صفحات پر مشتمل ایک دل گداز کبھی نہ بھولنے والی تحریر ● نامور شاعر عبید اللہ صاحب علیم کا ایک خوبصورت فن پارہ ● حضور کی وفات کے بعد سے تدفین تک کے مراحل پر مشتمل محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کا ایک تاریخی انٹرویو ● صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب قربت اور ہم عصری کی باتیں ● کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی بے تکلف گفتگو ● ثاقب زیروی صاحب کا حضور سے تعارف کیسے ہوا ایک زندہ تحریر ● متعدد احباب جماعت کے تحریر کردہ چونکا دینے والے واقعات ● ایک بااثر غیر احمدی شخصیت کی عقیدت بھری باتیں ● ایڈیٹر الفضل مسعود احمد صاحب دہلوی کا عالمانہ مضمون۔

جماعت کے چوٹی کے شعراء ثاقب زیروی صاحب۔ عبد المنان ناہید صاحب۔ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ ڈاکٹر پرویز احمد صاحب پروازی۔ چوہدری محمد علی صاحب پروفیسر ڈاکٹر نصیر خانصاحب سید امین احمد صاحب۔ ڈاکٹر عبد الرشید صاحب تبسم۔ چوہدری شبیر احمد صاحب۔ محمد صدیق صاحب امرتسری سید سجاد احمد صاحب۔ جلیل الرحمان صاحب جمیل۔ عبد العلی صاحب ملک آفتاب احمد صاحب بسمل شیخ نصیر الدین صاحب۔ سید ادریس صاحب عاجز کرمانی۔ پروفیسر سلطان اکبر صاحب اور محمد ابراہیم صاحب شاد کی نہایت پیاری نظمیں۔ اس کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کی پاکیزہ سیرت کے ایمان افروز واقعات یہ واقعات تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہیں۔

مضمون نگاروں کی ایک فہرست

محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم صاحبہ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مرزا خلیل احمد صاحب قمر۔ سید عبد الحی صاحب۔ بشیر احمد رفیق صاحب۔ آفتاب احمد صاحب بسمل۔ بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد وقیع الزمان خانصاحب۔ ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد۔ شیخ محبوب عالم صاحب خالد، پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب سلطان محمود انور صاحب، ڈاکٹر عبد الرشید صاحب تبسم، نسیم سیفی صاحب۔ قانتہ صادقہ صاحبہ عطاء الرحمٰن صاحب محمود۔ محمد بشیر زیروی صاحب مولوی حکیم خورشید صاحب۔ ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب۔ مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ ناصر احمد صاحب نفر۔ عبد الرشید صاحب چغتائی۔ سلطان احمد صاحب مبشر اور عطاء اللہ صاحب

جس کے آپ منتظر تھے۔ جس روایت کو نبھانے کا ماہنامہ خالد پابند ہے، وہ سب کچھ بڑی عاجزی کے ساتھ اللہ کی حمد کرتے ہوئے پیش خدمت ہے،

مرکز سے منگوانے کا پتہ دفتر ماہنامہ "خالد" ربوہ قیمت صرف ۱۲/ روپے

دفتر ماہنامہ خالد ربوہ۔

قیمت ۱۲/- روپے

مرکز سے منگوانے کا پتہ:- (صاحبزادہ) مرزا فرید احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ